

محاسبہ اور ماہ رمضان

اللہ رب العالمین کی تعریفات میں جو پہلوں اور بعد میں آنے والوں کا الہ اور معبود ہے، بغیر ابتداء کے وہی اول ہے اور بغیر انتہاء کے وہی آخر ہے، اس کے علاوہ ہر چیز بلاک ہونے والی ہے، حکم بھی اسی کا ہے اور اسی کی طرف مرجع اور لوٹنا ہے۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالیٰ ان پر اللہ تعالیٰ پھولوں کے مسکنے تک اور روشنی پھوٹنے تک اور جب تک دن اور رات ہیں اپنی بہت زیادہ رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔

اما بعد:

یقیناً جو کوئی بھی دنیا کو بصیرت کی آنکھ سے دیکھے نہ کہ بصارت کی آنکھ سے وہ یقین کر لیتا ہے کہ دنیا کی نعمتیں ابتلاء اور آزمائش ہیں اور اس کی زندگی مشقت اور اس کی عیش و عشرت محرومی اور اس کی عمدگی اور محبت گندگی ہے، اور دنیا والے موت کے دھانے پر ہیں اس سے جانے والے ہیں، دنیا یا تو نازل اور پھنجانے والی نعمت ہے یا پھر نازل ہونے مصیبت یا جلد اور بدیر موت ہے۔

جس نے بھی دنیا پر اطمینان کیا اسے دنیا نے پریشان ہی کیا اور جو بھی اس کی طرف مائل ہو دنیا نے اسے ذلیل کر دیا، اور جس نے بھی دنیا پر بھروسہ کیا دنیا نے اس کے ساتھ خیانت کی، اور جس نے بھی دنیا سے تعاون حاصل کیا دنیا نے اسے چھوڑ دیا، اور جس نے بھی دنیا سے مدد چاہی دنیا نے اسے ذلیل کر دیا، اور جس نے دنیا کے ساتھ خوشی اور فرحت حاصل کرنا چاہی دنیا نے اسے ننگین کیا، اور جس نے بھی اس کے ساتھ وصال چاہا دنیا نے اس سے بانیٹ کر لیا، اور جس نے بھی دنیا کا قرب حاصل کرنا چاہا دنیا نے دور کر دیا۔

میرے بھائی: جو شخص بھی اپنے آپ سے غافل ہو جاتا ہے اس کے اوقات ختم ہو جاتے ہیں، اور اس پر اس کی حسرتیں شدت اختیار کر جاتی ہیں، بندے پر اس سے بڑھ کر اور کیا حسرت ہوگی کہ اس کی عمر ہی اس کے خلاف حجت اور گواہ بن جائے اور اس کے ایام سے مزید شقاوت و بدبختی اور ردی کی طرف دھکیل دیں۔

اخئی فی اللہ: کیا کبھی آپ نے موت اور اس کی سختیاں یاد کی ہیں؟ کیا اس کی ہولناکی اور کرب یاد کیا؟ اور آپ کی روح کا شدت سے کھینچا جانا یاد کیا؟ جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ موت تلواروں کے ساتھ مارنے اور آرزو کے ساتھ چیرے جانے اور قہقہے کے ساتھ کاٹے جانے سے زیادہ شدید اور سخت ہے، غرور اور گھمنڈ میں مبتلا شخص ذرا موت اور اس کی سختیاں، موت کے جام کی کڑواہٹ کو یاد کر، کیونکہ موت کسی سے نہیں ڈرتی اور نہ ہی کسی پر باقی رہتی اور کسی کو پکڑتے وقت شفقت نہیں کرتی سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

{ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے} آل عمران (185)

جی ہاں ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے، کسی نفس کا دوسرے نفس سے کوئی فرق نہیں، نہ ہی چھوٹے اور بڑے میں، عظیم اور حقیر میں غنی اور فقیر میں کوئی فرق نہیں، جس شخص کو موت پچھاڑنے والی ہو اور مٹی اس کے لیٹنے کی جگہ ہو اور کیڑے اس سے انس کرنے والے ہوں اور جس کے پاس بیٹھنے والے منکر اور نکیر ہوں اور قبر اس کا ٹھکانہ ہو اور زمین کا پیٹ اس کا مستقر ہو اور قیامت اس کا موعد اور جنت یا پھر جہنم اس کے وارد ہونے کی جگہ ہو ایسے شخص کے لیے اسے زیب نہیں دیتا کہ وہ اس کے علاوہ کوئی اور فخر کرے بلکہ اسے اسی موت کے بارہ میں سوچنا اور غور و فکر کرنا ہوگا اور موت کے علاوہ کسی اور چیز کی تیاری نہ کرے۔

میرے مسلمان بھائی: کیا کبھی قبر اور اس کے اندھیرے، اس کی تنگی اور وحشت کو یاد کیا؟ کیا کبھی آپ نے اس تنگ کو ٹھری جو ہر حقیر اور عظیم بادشاہ و حکمران اور رعایا کی لاش کو پہلوؤں تک دبائے گی اس جگہ کو یاد کیا؟، قبر یا تو جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے یا پھر آگ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا، یا سعادت و تکریم کا گھر ہے یا شقاوت و بدبختی اور ذلت کا گھر۔

تعجب ہے گنہگاروں اور معصیت کرنے والوں پر انہیں علم ہے کہ وہ قبر کی جانب بڑھ رہے ہیں! پھر تعجب ہے اہل غفلت اور اعراض کرنے والوں پر کہ وہ کس طرح اپنی غفلت سے نکلنے کیوں نہیں اور اپنی اس نیند سے بیدار کیوں نہیں ہوتے حالانکہ انہیں علم کہ وہ کل کسی بھی وقت قبر کی سجد میں رہائش اختیار کرنے والے ہیں؟!۔

میرے بھائی: کیا کبھی آپ نے قبر کی پہلی رات یاد کی؟ جہاں نہ کوئی دوست اور یار ہوگا اور نہ ہی انس و محبت کرنے والا رفیق و صدیق نہ تو وہاں بیوی اور بچے ہونگے اور نہ ہی دوست و مددگار، اور نہ ہی رشتہ دار اور عزیز و اقارب اور جگری یار...

فرمان باری تعالیٰ ہے:

{پھر سب اپنے مالک حقیقی کی طرف لائے جائیں گے خوب سن لو فیصلہ اللہ تعالیٰ کا ہی ہوگا اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے} الانعام (62)

میرے پیارے اور محبوب بھائی! ذرا خیال کریں کہ دو یا تین دن ہی گزریں گے کہ آپ قبر میں ہونگے اور آپ کو بے لباس کیا جا چکا ہوگا اور آپ نے مٹی کو اپنا تکیہ بنا رکھا ہوگا دوست و احباب کو داغ مفارقت اور ہم نشینوں کو چھوڑ چکے ہونگے وہاں آپ کے اعمال کے علاوہ آپ کا کوئی غم خوار اور ہم نشین نہ ہوگا، لہذا آپ اپنے لیے اس محلت کے زمانے میں کیا بھیجنا پسند کرتے ہیں حتیٰ کہ آپ یہی بھیجے ہوئے اعمال کو اس دن اپنے انتظار میں پائیں گے جس دن آپ دار جزاء اور حساب کی طرف منتقل ہونگے؟!۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

{اس دن ہر نفس اپنی کی نیکیوں کو اور اپنی کی ہونئی برائیوں کو موجود پائے گا، اس کی یہ آرزو ہوگی کہ کاش اس کے اور برائیوں کے مابین بہت سی دوری ہوتی، اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذات سے ڈرا رہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا ہی مہربان ہے} آل عمران (30)

میرے دینی بھائی: کیا آپ نے صور پھونکنے کو بھی کبھی یاد کیا؟ کیا کبھی حشر اور نشر اور اعمال نامے اڑنے کا دن بھی کبھی آپ کو یاد آیا! کیا کبھی آپ کی آنکھوں کے سامنے اس دن کا حال بھی آیا جس دن اللہ جبار جل جلالہ کے سامنے ہر پھوٹی اور بڑی کم اور زیادہ چیز، حتیٰ کہ دھاگہ اور کھجور کی گٹھلی میں پایا جانے والے پھلکے کا بھی سوال ہوگا! اور مقدار معلوم کرنے کے لیے ترازو لگا دیے جائیں گے! پھر اس کے بعد پل صراط کو پار کرنا اور آخری فیصلہ کے وقت سعادت مندی یا پھر شقاوت و بدبختی کی پکار کا انتظار بھی کبھی یاد آیا؟۔

میرے بھائی: اپنے آپ کو ذرا اس حالت کی طرح بنا کر تو دیکھو جب چیخ کی شدت کی بنا تم قبر سے بھوت اور بدحواس ہو کر اٹھائے جاؤ گے تمہاری آنکھیں پکار کی جانب اٹھی ہونگی اور ساری مخلوق صور پھونکنے کی شدت کی بنا سے گھبرائی ہوئی ایک بیکارگی نکلے گی اور ذلت و انکساری کے ساتھ انتظار میں ہوں گے کہ ان کے بارہ میں کیا فیصلہ ہوتا ہے، تو پھر آپ اور آپ کے دل کی حالت کیا ہوگی؟

اے مسکین ذرا اس دن کے لمبا ہونے اور اس میں انتظار اور اللہ جبار و قہار کے سامنے پیش ہونے کے وقت جو رسوائی اور شرمندگی جیاء اٹھانی پڑے گی اس کے متعلق تو ذرا غور کر، پھر یہ بھی دیکھ کہ حشر و نشر کے بعد لوگوں کو کس طرح مادر زاد ننگے اور جوتے اور تختہ کے بغیر میدان محشر کی طرف ہانکا جا رہا ہوگا، میدان محشر بالکل صاف ہموار اور چٹیل ہوگا اس میں آپ کوئی موڑ اور اونچ نیچ نہیں دیکھیں گے۔

سحل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

روز قیامت لوگ سفید اور صاف ٹکیہ جیسی زمین میں جمع کیے جائیں جہاں کسی کی بھی کوئی عمارت اور رہنے کی علامت نہیں ہوگی۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (6521) صحیح مسلم حدیث نمبر (6686)

قرصۃ النقی بنیر جحان کے آئے کو کہتے ہیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

{جس دن ہم منتقی اور پرہیزگاروں کو اللہ رحمن کی طرف بطور مہمان جمع کریں گے، اور مجرم گنہگاروں کو سخت پیاس کی حالت میں جہنم کی طرف ہانک کے لے جائیں گے} {مریم (85)۔

(86)

تو پھر اس وقت غائب موجود اور از علانیہ اور پردہ والی مکشوف اور چھپی ہوئی ظاہر ہو جائیں گی، ایک گروہ جنت میں اور ایک گروہ جہنم میں جائے گا، اور آواز آئے گی اے جنتیوں اب ہمیشہ رہنا ہے موت نہیں، اور اے جہنمیوں ہمیشہ کی زندگی ہے موت نہیں آئے گی۔

میرے بھائی: کیا کسی دن آپ نے خلوت میں اکیلے بیٹھ کر اپنے اقوال اور اعمال کا محاسبہ کیا ہے؟ جس طرح آپ اپنی نیکیاں شمار کرتے ہو کیا کسی دن آپ نے اپنی برائیاں اور جرم و گناہ شمار کرنے کی بھی کوشش کی؟ بلکہ کیا آپ نے کسی دن اپنی اس اطاعت اور فرمانبرداری کے متعلق بھی غور و فکر کیا جسے بیان کرنے میں فخر کرتا ہے کہ وہ نیکی تو ریاء کاری اور دکلاوے اور بڑاپن سے آلودہ ہے؟

تم اس حالت پر کس طرح صبر کرتے پھرتے ہو، حالانکہ تمہارا راستہ خطرناک اور مکروہ اشیاء سے انا پڑا ہے؟ گناہوں کا بوجھ لے کر اللہ تعالیٰ کے سامنے کیسے جاؤ گے؟

فرمان باری تعالیٰ ہے :

{اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اور ہر کوئی نفس دیکھے کہ اس نے کل قیامت کے لیے کیا آگے بھیجا ہے، اور اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اس کا تقویٰ اختیار کرو یقیناً اللہ تعالیٰ جو تم عمل کر رہے اس سے پوری طرح باخبر ہے} {الحشر (18)}

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

روز قیامت ابن آدم کے پاؤں اس کے رب کے پاس سے اس وقت تک نہیں ملیں گے جب تک اس سے پانچ اشیاء کا سوال نہ ہو جائے، اس کی عمر کے متعلق سوال ہوگا کہ اس نے اسے کس طرح فدا کیا، اس کی جوانی کے متعلق پوچھا جائے گا کہ اس نے جوانی کہاں صرف کی، اس کے مال کے بارہ سوال ہوگا کہ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، اور جو اس نے علم حاصل کیا اس پر عمل کتنا کیا۔ جامع الترمذی (145/7) حدیث نمبر (2416) مسند ابویعلیٰ (178/9) حدیث نمبر (5271) طبرانی صغیر (269/1) وغیرہ نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے السلسلۃ الصحیحہ (946) میں اسے شواہد کے ساتھ قوی کہا ہے۔

اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ: اپنے نفسوں کا محاسبہ خود کر لو قبل اس کے تمہارا محاسبہ کیا جائے، اور اس کے وزن سے قبل خود ہی وزن کر لو۔

اور ایک روایت میں ہے کہ :

اپنے اعمال کا وزن خود کر لو قبل اس کے ان کا وزن کیا جائے، اس لیے آج کا محاسبہ تمہارے لیے کل کے محاسبہ سے زیادہ آسان ہے، اور بہت عظیم اور بڑی پیشی کے لیے اپنے آپ کو تیار کر لو۔

فرمان باری تعالیٰ ہے :

{جس دن تم پیش کیے جاؤ گے اور تمہارا کوئی بھید پوشیدہ نہیں رہے گا} الحاقہ (18) اسے ترمذی نے روایت کیا ہے (201/7)

اے اللہ کے بندے تیرے لیے یہ زیادہ بہتر اور اچھا ہے کہ کچھ دیر کے لیے اپنے نفس کا محاسبہ کر لو اس لیے کہ اس دنیا کے بعد جنت یا جہنم کے علاوہ کوئی اور گھر نہیں۔

میمون بن مہران رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ :

یقیناً فصل کو بعض اوقات کاٹنے سے قبل ہی آفت اور وبا پہنچ جاتی ہے، اور نوجوان کے لیے توبہ میں دیر کرنا بہت قبیح حرکت ہے، اور اس سے بھی زیادہ قبیح حرکت بوڑھے کا توبہ میں دیر کرنا ہے۔

جی ہاں میرے بھائی بیماری سے قبل اپنی صحت سے فائدہ اٹھا لو اور مشغول ہونے سے قبل اپنی فراغت کو غنیمت جانو، اور موت سے قبل اپنی زندگی اور فقر سے قبل مالداری سے فائدہ حاصل کر لو، اور دنیا میں اس طرح رہو جیسے کوئی اجنبی ہو یا پھر مسافر بن کر رہو لہذا اگر صبح کر لو تو پھر شام کا انتظار مت کرو اور جب شام پڑ جائے تو صبح کا انتظار مت کرو، اور اپنے آپ سے یہ کہو :

خبردار اے میری جان تو بلاک ہو اندھیری راتوں میں میری مدد کر، ہوسکتا ہے تو روز قیامت عیش و عشرت کی زندگی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے۔

میرے بھائی : یہ ماہ رمضان المبارک بہت دیر غائب رہنے کے بعد آپ پر سایہ فگن ہو رہا ہے، آپ کے پاس بشارتیں اور خیر و بھلائی اور برکتیں لارہا ہے، اس ماہ میں رحمتوں کا نزول ہوتا اور گناہ و برائیاں معاف کر دی جاتی ہیں، اور لغزشیں کم ہو جاتی اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے اور سرکش شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے، تو آپ رمضان المبارک کو محاسبہ کا موقع کیوں نہیں بناتے، اسے اپنے اللہ کے ساتھ مصالحت کی فرصت سمجھو اور اپنی زندگی کے صفحات کا نیا دور شروع کرو، تو یہ اللہ تعالیٰ کی جانب صحیح توجہ کی ابتدا ہوگی، لہذا جو اپنے آپ کا محاسبہ کرنا چاہتا ہے اس کے لیے رمضان المبارک ایک بہترین موقع اور فرصت ہے اسے اس طریقہ پر عمل کرنا چاہیے۔

میرے عزیز بھائی آپ پر واجب ہے کہ : آپ اپنے نفس کے ساتھ کچھ دیر کے لیے خلوت میں بیٹھ کر اس کا محاسبہ کریں اور وقتاً فوقتاً ایسا کرتے رہیں، شروع میں فرائض مثلاً توحید، نماز، زکاۃ اور روزے وغیرہ جو اللہ تعالیٰ نے جو آپ پر فرض کیا ہے اس کے بارہ میں اپنا محاسبہ کریں، اگر اس میں کوئی کمی اور کوتاہی اور نقص ہو تو اس کا تدارک کریں۔

اور اس کے بعد اپنے نفس کا محاسبہ ان برائیوں اور معصیت کے بارہ میں کریں جو آپ سے سرزد ہو رہی ہیں مثلاً والدین کی نافرمانی اور قطع رحمی، سود خوری اور جھوٹ، غیبت اور چغلی، حرام کردہ اشیاء کی طرف دیکھنا، اور فحش کام کرنے، حرام اشیاء کا استعمال کرنا مثلاً سگریٹ نوشی اور نشہ آور اشیاء، اس کے علاوہ صغیرہ اور کبیرہ گناہ جن سے اللہ جل جلالہ نے منع فرمایا ہے، اس لیے آپ واجب اور ضروری ہے کہ آپ انہیں فوری طور پر ترک کر دیں اور اس کا تدارک توبہ و استغفار اور اللہ تعالیٰ کے ذکر اور دعا سے کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی توبہ قبول فرمائے۔

اور اللہ تعالیٰ سے یہ بھی دعا کریں کہ وہ جس طرح اور جس کے ساتھ چاہے آپ سے برائی کو دور کر دے، اور اسی طرح آپ اپنے نفس کا اللہ تعالیٰ سے غفلت اور اس کی اطاعت سے اعراض پر بھی محاسبہ کریں اور اس کا تدارک یہ ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے نیکی و بھلائی اور خیر کے کام جو برائیوں کو مٹانے والے ہیں کرنا شروع کر دیں۔

اسی طرح اپنی حرکات و سکنات اور اعضاء کا بھی محاسبہ کریں کہ زبان سے کیا نکلا اور پاؤں کہاں چل کر گئے اور آنکھوں کیا کچھ دیکھا اور کانوں نے کیا سنا اس کے علاوہ باقی اعضاء کا بھی محاسبہ کریں، اور اپنے نفس سے ہر کلمہ اور بات اور ہر فعل یا حرکت پر سوال کرو کہ اس سے وہ کیا چاہتا ہے؟ اور کس کے لیے کیا؟ اور ایسا کیوں کیا؟ اور اس فعل کو کرنے کا فائدہ کیا ہے؟

یہ سوال ایسے ہیں جو آپ کو ہر وقت اپنے نفس کے لیے بیدار رکھیں گے اور اسے لگام دیں گے، اور آپ کے لیے ضروری ہے کہ آپ نفس کو تقویٰ و پرہیزگاری کی لگام پہنائیں تاکہ آپ بھی کامیابی حاصل کرنے والوں میں سے ہوں:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

{اور جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کرے اور اللہ تعالیٰ کا خوف رکھے اور اس کے عذاب سے ڈرتا رہے یہی کامیاب ہیں} النور (52)

اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں برسائے۔